صاحب نصاب کا قربانی کی نیت سے دنبہ خرید کر بکرے سے بدلنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13384

تاریخ اجراء: 16 ذی القعدۃ الحرام 1445ھ / 25 مئی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید صاحبِ نصاب نے قربانی کی نیت سے دنبہ خرید کر پالا، پھر کچھ عرصہ بعد ایک بکرا خریدا جو کہ قیمت اور خوبصورتی دونوں ہی میں اُس دنبے سے بھی اعلی ہے۔ اب کیا یہ ممکن ہے کہ زید اُس دنبے کی قربانی کے بجائے بکرے کی قربانی کر دے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صاحبِ نصاب شخص اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو وہ جانور قربانی کے لیے متعین نہیں ہوتا کہ خاص اُسی جانور کی قربانی کرنا اُس پر لازم ہو، بلکہ اُس جانور کو دوسرے کسی بہتر جانور سے بدلنا بھی صاحبِ نصاب شخص کے لیے جائز ہوتا ہے، **لہذا پوچھی گئی صورت میں زید کا دنبے سے بہتر بکرے کی قربانی کرنا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔**

غنی قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو وہ جانور قربانی کے لیے متعین نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بنایہ شرح ہدایہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "(لأن الوجوب على الغني بالشرع ابتداء) يعني قبل الشرع، حاصله أن الغني لا يتعين عليه بالشراء بل الواجب عليه قبل الشراء۔ (لا بالشراء فلم تتعين) أي لا الوجوب عليه بسبب الشراء إذا كان كذلك فلم يتعين عليه بالشراء۔" ترجمہ: "غنی پر ابتداءً شریعت کی جانب ہی سے قربانی واجب ہے، حاصل کلام یہ ہوا کہ غنی پر قربانی جانور خریدنے کے سبب متعین نہیں ہوتی بلکہ اُس پر جانور خریدنے سے پہلے ہی قربانی واجب ہوتی ہے۔ یعنی قربانی کا وجوب اُس پر خریداری کے سبب نہ ہوا جب معاملہ ایسا ہی ہے تو خریداری کے سبب وہ جانور قربانی کے لیے متعین نہیں ہوا۔" (البناية شرح الهداية، كتاب الاضحية، ج 12، ص 42، دار الكتب العلمية، بيروت)

غنی کے لیے قربانی کے جانور کو اُس سے بہتر جانور سے بدلنا شرعاً جائز ہے۔ جیسا کہ جد الممتار میں ہے: "(ویکرہ ان یبدل اذا کان غنیاً)۔ ومطلق الکراھۃ التحریم۔ بل زاد سعدی افندی بعد قولہ: "اذا کان غنیا": (ولکن یجوز استبدالھا بخیر منھا عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمھما اللہ تعالی) اھ۔ خصھما؛ لانھا عند ابی یوسف کالوقف، فدل علی ان الاستبدال بغیر الخیر لا یجوز۔" ترجمہ: "اگر غنی ہے، تو اس کے لیے جانور بدلنا مکروہ ہے اور مطلق مکروہ، مکروہ تحریمی ہوتا ہے۔ بلکہ سعدی آفندی علیہ الرحمہ نے صاحب عنایہ کے قول: "اذا کان غنیا" کے بعد اس بات کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن امام اعظم و محمد رحمہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے لیے خریدے ہوئے جانور کو اس سے بہتر جانور سے بدلنا جائز ہے۔ سعدی آفندی علیہ الرحمہ نے (بہتر سے بدلنے کے جواز کو) ان دونوں (یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد علیہما الرحمہ) کے ساتھ اس لیے خاص کیا ہے کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک قربانی کا جانور وقف کی طرح ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قربانی کے جانور کو بہتر کے علاوہ سے بدلنا جائز نہیں۔ (جد الممتار، کتاب الاضحیۃ، ج06، ص460، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "(صورتِ مسئولہ میں) سائلہ جبکہ غنیہ مالکہ نصاب ہے تو بہ نیت قربانی بکری خریدنے سے خاص اسی کی قربانی اس پر لازم نہ ہوئی، اسے بدل لینے کا اختیار تھا، دودھ دیتی دیکھ کر اس کے عوض مینڈھا کر دیا، اس سال گابھن خیال کرکے بھی مینڈھا کیا، کچھ حرج نہ ہوا۔" (فتاوی رضویہ، ج20، ص370، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "قربانی کئی قسم کی ہے۔۔۔۔ فقیر پر واجب ہو غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لیے جانور خریدا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہے اور غنی اگر خریدتا تو اس خریدنے سے قربانی اس پر واجب نہ ہوتی۔" (بہار شریعت، ج03، ص331، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

فتاوی فقیہ ملت میں سوال ہوا کہ: "ایک بکرا قربانی کی نیت سے خریدا پھر اسے بیچ کر دوسرے بکرے کی قربانی کی تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اگر وہ مالکِ نصاب تھا تو اس جانور کے خریدنے سے اس پر قربانی واجب نہ ہوئی بلکہ شرعاً اس پر کسی ایک جانور کی قربانی واجب تھی لہذا جب اس نے اسے بیچ کر اسی کے مثل دوسرے جانور کی قربانی کر دی تو اس کی قربانی ہو گئی اور وجوب ساقط ہو گیا۔" (فتاوی فقیہ ملت، ج02، ص254، شبیر برادرز لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net